اداریہ

اکیسویں صدی میں زمین پر قیام پذیر دنیا اپنے اپنے خطوں کے محلِ وقوع کے مطابق سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے روبوٹک ہوتی جا رہی ہے۔ انسان اشیا کے پیچھے بھاگتے بھاگتے شے ہوتا جا رہا ہے۔ اس سارے عمل سے دنیا سمٹ کر ۱۹۳ ممالک کا روپ دھار چکی ہے۔ اب فکر و مذہب کی بجائے ممالک کی حدود ان کی پہچان قرار پا چکی ہیں۔ معلوم تہذیبوں کے سفر نے نامعلوم کی رسائی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ملک کا مطلب ہے قوم! ملک یا خطے سے قبل قوم فکر و مذہب کے زیرِ اثر پروان چڑھتی تھی۔ فکر و مذہب کے فروغ کی راہ کلچر میں ہے اور کلچر تہذیب و ثقافت سے آراستہ خطوں کا مرہونِ منّت ہوتا ہے۔ کسی بھی خطے میں مختلف ثقافتیں، زبان اور بولی کی حامل ہوتی ہیں۔ جب یہ ثقافتیں/ زبانیں/ بولیاں قریب آنا چاہتی ہیں تو مرکزی زبان کا ظہورِ عمل میں آتا ہے۔ اس بات کا اطلاق غیر منقسم ہندوستان کی مرکزی زبان اردو پر بھی ہوتا ہے۔ مرکزی زبان جملہ ثقافتوں کے لہجوں سے آراستہ ہوکر مرکزی دھارے میں پورے خطے کی شمولیت کو یقینی بناتی ہے۔ زبانوں کی بنیاد کو مصادر کا احوال قرار دیا جا سکتا ہے۔ اردو زبان کے جملہ مصادر مقامی ہیں، یوں اس خطے کے جملہ باسیوں کو اردو جاننے میں ذرا بھی دشواری نہیں ہوتی۔

اقوامِ متحدہ سے قبل ممالک کا منظرنامہ فکر و مذاہب سے آراستہ ہوا کرتا تھا۔ اس میں عموماً خطے کی ثقافتیں بھی نظر انداز ہو جاتی تھیں۔ ممالک کے تعین کے بعد کلچر کی اہمیت دو چند ہوگئی اور بات سمجھ میں آنے لگی کہ جن ممالک میں مرکزی زبان کا چلن اقتدار کی زبان بن گیا، وہاں ہر سطح پر ترقی ممکن ہوسکی۔ اس ترقی کے باوصف امریکا میں اب امریکن انگلش بھی ہوتی ہے۔ مرکزی زبانوں کا حال جاننا ہو تو ہمیں انگلش، یونانی، فرانسیسی، لاطینی، ولندیزی، پرتگالی وغیرہ سے رجوع کرنا چاہیے۔

قوم بننے کے لیے مرکزی زبان کا اقتدار کی زبان ہونا ناگزیر ہے۔ جب کسی بھی خطے میں قوم کی نمود ہو جاتی ہے، وہاں عصبیت ایک قوم بن کر نمودار ہوتی ہے جسے ہم وطن سے تعبیر کرتے ہیں یعنی پاکستانی۔ اس کا مطلب قطعاً یہ نہیں ہوتا کہ دیگر عصبیتیں اپنی شناخت کھو بیٹھی ہوں۔ ابنِ خلدون نے عصبیت کے متعلق گراں قدر خیالات

پیش کیے جس کے مطابق قوم مختلف عصبیتوں کے مجموعے کا نام ہے جب کہ وطنی عصبیت چھوٹی چھوٹی عصبیتوں میں تقسیم ہو جائے تو قوم، قوم نہیں رہتی، گروہوں کی نمائندہ ہو جاتی ہے۔ قوم کی تشکیل میں انجمن ترقیٔ اردو کی خدمات لازوال ہیں کہ ۱۹۳۹ء کے شمارے میں اردو سے محبت کا احوال رقم ہے کہ رسالہ ''اردو'' کے بہترین مضامین کو پنجاب اور سندھ کے نصاب میں شامل کیا گیا۔ بہرحال کسی بھی خطے یا ملک کی مرکزی زبان اس ملک یا خطے کی مؤثر دفاعی لائن ہوتی ہے۔ اس دفاعی لائن کی عامل زبانوں سے وابستہ ثقافتوں کا احوال ہمارے سامنے ہے۔

انجمن ترقیٔ اردو پاکستان کے اربابِ حل و عقد صدر واجد جواد، معتمد زاہدہ حنا، خازن و ادبی مشیر سیّد عابد رضوی، ڈاکٹر یاسمین سلطانہ فاروقی، عنبر فاطمہ عابدی (نائب مدیرات شش ماہی ''اردو'') اور جملہ اراکینِ انجمن کا خدا بھلا کرے کہ وہ ہمہ وقت ادارے اور اس سے منسلک جملہ لوازمات کے لیے اپنا آپ سونپ چکے ہیں۔ اور جو گزر گئے، ان کے لیے:

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

(ش۔ ا)